EDITORIAL

Pharmaceutical Review رسالہ الادویہ

ISSN 2220-5167

Editorial اداریہ

تاریخ: مارچ 2017,19

نمبر: 3137-13/PR

حکومت پنجاب کے ادویاتی قوانین اور نظام صحت کے غیر یقینی اور ادھورے اقدامات۔

انسانی زندگی میں لوگوں کے پیشہ، ہنر اور ذریعہ معاش کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ جس سے اسکی سماجی پہچان، معاشی حیثیت اور معاشرتی شناخت متعین ہوتی ہے۔ خاندان اور معاشرے میں عزت وشرف بنتا ہے۔ اور اکثر اوقات لوگوں کے پیشہ، ملازمت یا کاروبار کی نوعیت سے انکے انفرادی رویئے، طبیعت اور مزاج تشکیل پاتے ہیں۔ جو بتدریج اور غیر محسوس اندازسے انہیں کسی مخصوص طبقے یا گروہ کا حصہ بنا تت چلے جاتے ہیں۔ لیکن ادویات کے کاروبار اور صحت کے اداروں سے منسلک افراد کا عجیب معاملہ ہے۔ جو براہِ راست انسانی حیات اور وجود سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان پر اثر انداز ہونی والی ادویات کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ لوگوں کی زندگی ہی نہیں بلکہ انکے بدن کے تمام افعال اور جسم کی تمام اشکال کو صحیح یا خراب کرنے کی صلاحیت رکھنے والی ادویات کی ترسیل اور فراہمی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ جسم میں برپا ہونے والی تمام کیمیائی، برقی اور طبعیاتی تبدیلیاں انکے کاروبار کا عنوان ہوتی ہیں۔ اور جذباتی، نفسیاتی اور ہیجانی تغیر انکے کاروبار کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر ہم اسے دوسرے پہلو سے زیادہ کھل کے بیان کرنا چاہیں تو شائد سسکتی انسانیت کی سسکیاں انکے کاروبار کی وسعت کا وسیلہ ہوتی ہیں۔ بستر مرگ پر، مرض الموت میں مبتلا، ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اللہ کے فیصلے کا انتظار کرتے لوگ انکے گاہک ہوتے ہیں۔ چنانچہ اصولی اور اخلاقی اعتبار سے ادویات کے کاروبار سے متعلقہ لوگ اپنے کاروبار کی وسعت کی دعا بھی نہیں کر سکتے۔ جو یقیناً منطقی اعتبار سے ایک بددعا کے مترادف ہوگا۔

چنانچہ اس پیشہ کی نزاکت کا ادراک کرتے ہوئے ہوئے حکومت پاکستان نے ادویات کا قانون Pharmacy Act 1967 بنایا۔ پھر ڈرگ ایکٹ Drug Act.1976 متعارف کرایا۔ پنجاب حکومت نے معیاری ادویاتی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بناتے ہوئے ڈرگ رولز 1988 کا نفاذ کیا۔ پنجاب ڈرگ رولز 2007ء Punjab Drug Rules بنائے گئے۔ شیڈول جی Schedul-G کی تقریباً ڈیڑھ سو ادویات کی فہرست تیار کی گئی۔ اور ان ادویات کو ماہر ادویات Pharmacist کی نگرانی میں فروخت کرنے کا قانون وضع کیا گیا۔ میڈیکل سٹور اور فارمیسی کی دو الگ الگ اصطلاحات متعارف کرائی گئیں۔ ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی DRAP-2012 بنائی گئی۔ اور ابھی ان دنوں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب میاں شہباز شریف کی قیادت میں ادویاتی ترمیمی بل Drug Ammendment Bill 2017 کو پنجاب اسمبلی نے 8 فروری 2017 کو منظور کیا اور جعلی ادویات فراہم کرنے والوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ جیسے گورنر پنجاب جناب رفیق رجوانہ نے 15 فروری 2017 کو مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا۔

لیکن اس حساس کاروبار اور خدائی پیشے کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیے۔ جس سے ہماری قوم کی بے حسی، حکومتی اداروں کی لاپرواہی اور ڈرگ مافیاء کے بااثر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ یہ غیر تعلیم یافتہ، غیر تکنیکی Non-technical، غیر پیشہ ور Non-professional گروہ اپنی قانون شکنی کو جاری رکھنے پر مصر ہیں۔ تمام تر قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے دھندے کو محفوظ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ انہیں اچھی طرح علم ہے کہ ادویات کی تعلیم یا مناسب پیشہ ورانہ تربیت کے بغیر انہیں لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ صرف ماہر ادویات کا قانونی، اخلاقی اور پیشہ ورانہ استحقاق ہے، کہ اپنی نگرانی میں پوری ذمہ داری کیساتھ مریضوں کو ادویات فراہم کرے۔ ورنہ اسکی مثال ایسی ہی ہوگی کہ کسی گھڑی ساز کو کپڑوں کی سلائی پر لگا دیا جائے۔ یا دودھ بیچنے والا گوالا بغیر مناسب تربیت کے سنار بن جائے۔ ماہر نفسیات کو خراب گاڑی کا انجن ٹھیک کرنے کو کہا جائے۔ انجنیر سے دل کا اپریشن کرنے کی درخواست کی جائے۔ ہوائی

جہاز کے پائلٹ کو عدالت کا جج بنادیا جائے۔یا کسی ماہر قانون (وکیل) سے عمارت کا نقشہ بنانے کو کہا جائے۔چنانچہ ادویات بنانا، اسکا معیار دیکھنا اور مریض کو صحیح اور درست مقدار میں فراہم کرنا صرف اور صرف ماہر ادویات ہی کا کام ہے۔جسے صرف اور صرف فارماسسٹ ہی کو انجام دینا چاہئے۔ورنہ مذکورہ بالا تمام مثالیں بھرپور انداز میں موجودہ نظام ادویات پر صحیح اور درست منطبق ہونگی۔اگر ہم وقتی طور پر ادویات کی تیاری، نگرانی اور فراہمی کیلئے فارماسسٹ کے علاوہ افراد کے قائل ہوجائیں۔اور یہ تمام ذمہ داریاں غیر متعلقہ لوگوں کو سونپنے کے مفروضہ کا یقین لیں، تو پھر یقیناً پیشہء ادویات اور شعبہ طب کے عملی حالات بھی اسی خیال اور تصور کے تناظر تغیر، تشکیل اور ترتیب پانے چاہئے۔مگر ہم حقیقت بالکل اسکے برعکس دیکھتے ہیں۔پوری دنیا کی طرح پاکستان میں بھی علم الادویہ Pharmacy Descepline or Profession معرض وجود میں آتا ہے۔اس مہارت کے پانچ سالہ یونیورسٹی سطح کی تعلیم متعارف ہوتی ہے۔اور اس ہنر کے ماہرین کی کثیر تعداد میں پیدا ہوتی ہے۔اور اس پیشہ کی بھرپور، الگ اور نمایاں شناخت بنتی ہے۔جو مذکورہ بالا مفروضہ، خیال اور تصور کی قطعی نفی کرتے ہیں۔

چنانچہ اگر اب وزیراعلیٰ پنجاب، وزیر صحت، سیکرٹری ہیلتھ پنجاب، وزیر قانون گورنر پنجاب اور دیگر متعلقہ سرکاری اہلکاروں اور سیاسی شخصیات نے ادویاتی ترمیمی بل 2017 سے پیچھے ہٹنے کی غلطی کی۔تو پاکستانی قوم، ملک اور تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کریگی۔کیونکہ لوگ اب ایک عمومی شعور رکھتے ہیں۔ادویات اور صحت کی معلومات بہت بڑھ چکی ہیں۔معاشرے کا ہر طبقہ ادویات کا علم اور ادراک رکھتا ہے۔اب عوام کو دھوکہ دینا، حقائق چھپانا اور معلومات کو غلط انداز میں پیش کرنے کا رواج نہیں رہا۔چنانچہ اگلی بات جو شاید اس سے زیادہ سخت اور درشت ہو، کہ جعلی ادویات کے سنگین جرم کی تخفیف کرنا، شیڈول جی Schedule-G کا نفاذ نہ کرنا، ادویاتی ترمیمی بل 2017 کو اسکی اصلی اور حقیقی شکل میں نافذ نہ کرنا، ایسا ہی ہوگا، جیسے چور کے ہاتھ تجوری کی چابی دے دی جائے۔یا بندر کے ہاتھ بندوق پکڑا دیں۔قاتل کو ہتھیار فراہم کردیں، یا کم عمر لاابالی بچے کے ہاتھ ماچس دے دیں۔جسکی یقیناً کوئی دلیل اور منطق نہیں بنتی۔نہ ہی عقل اور قانون اسکی اجازت دیتا ہے۔

لہٰذا ادویاتی قوانین کا حقیقی نفاذ وقت اور حالات کا تقاضہ ہے۔یہ لوگوں کے دل کی آواز اور پوری قوم کی خواہش ہے۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دنیا کے کئی پسماندہ اور چھوٹے چھوٹے ممالک بھی پاکستان سے بہتر ادویاتی سہولیات کے حامل ہیں۔افغانستان (جو گزشتہ تین دہائیوں سے حالت جنگ میں ہے) کے کئی علاقے پاکستان سے بہتر ادویاتی سہولیات کے حامل ہیں۔سری لنکا، ساؤتھ افریقہ، ملائشیا، بنگلہ دیش، بوٹسوانہ، کیوبہ، میکسیکو اور وسطی ایشیائی ریاستیں بھی پاکستان سے بہتر ادویات نظام رکھتی ہیں۔حتیٰ کہ متحدہ عرب امارات جہاں آج بھی فارمیسی کے کوئی قابل رشک ادارے نہیں ہیں۔جہاں بیرونی اور خارجی فارماسسٹ اکثریت میں ہیں۔وہاں بھی فارماسسٹ کی فارمیسی پر حقیقی موجودگی کی پابندی ہے۔ہم ترقی یافتہ نہیں، بلکہ اپنے ہی جیسے ممالک کی مثالیں پیش کی ہیں۔جس سے شاید حکومت، قوم، ادویاتی اداروں اور کاروباری حلقوں کو حالیہ قانون اور حالات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔اور ملک، قوم اور انسانیت کے مفاد میں صحیح اور درست فیصلے کرنے میں آسانی ہو۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmaceuticalsreview.com